O

غلامانِ کذب و ریا و دجل اب زمانے کے اطراف میں چھا چکے ہیں
بچا کر چلیں سوچ بھی، دل بھی، سَر بھی، رسولِؐ خدا پہلے سمجھا چکے ہیں

بلندی سے یاجوج ماجوج اترے ہیں، اِک ایک گھاٹی پہ خیمہ نشیں ہیں
یہود و نصاریٰ کے لشکر ملے ہیں، نیا جال دنیا میں پھیلا چکے ہیں

یمن سے نکلتی ہوئی آگ پورے عرب کو لپیٹے میں لینے لگی ہے
اُدھر نجد والے حجازِ مقدّس میں خیمے بھی مدّت سے لگوا چکے ہیں

شکم بلدِ مکّہ کی کھودی گئی ہے، زمیں دوز رستے بنائے گئے ہیں
جنہیں بھیڑ بکری چَرانے کا فن تھا وہ اونچی عمارات بَنوا چکے ہیں

https://emadahmad.com/

ہزاروں برس غیر ملکوں میں رہ کر یہودانِ دنیا پلٹنے لگے ہیں
وہ بحرِ کنیرت کے پانی سے اب ریگ زاروں میں سبزہ بھی اگوا چکے ہیں

ابھی دابۃ الارض کی بھی حقیقت فقط کچھ دنوں میں کُھلی جا رہی ہے
پرندے ہواؤں سے کیوں گر رہے ہیں یہ راز اہلِ حق کو سمجھ آ چکے ہیں

ابھی مشرقی سرزمینوں پہ شب ہے تبھی اِس حقیقت سے اندھی ہے دنیا
کہ مغرب سے سورج نکل بھی چکا ہے، کہ باندی سے آقا جنم پا چکے ہیں

خراساں کے جھنڈے نکلنے سے پہلے یہ خطّہ تباہی سے لادا گیا ہے
سیہ پرچموں سے جڑے سب حوالے بھی دنیا میں بدنام کروا چکے ہیں

عماد اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے تو نے، حقیقت مقدّر سے ملنے لگی ہے
زمانِ فتن آخری دم پہ ہے اب، نشاناتِ منزل نظر آ چکے ہیں

https://emad-ahmad.com/